سوال

(309) تکرار کے بعد مہر بیوی کو دینے سے طلاق کا واقع ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی شخص کی زن وشو میں با خودہاکچھ تکرار ہوئی ،اس پر عورت کے طلب کرنے سے مرد نے مہر دے دیا توکسی شخص نے پوچھا کہ کیامہر دے دینے سے طلاق ہوجاتی ہے ؟اس کے جواب میں اس نے کہا کہ ہاں ہوگئی۔ وہاں پرتین شخص اور بھی موجودتھے ۔پہلا شخص (عورت کاچچا) بیان کرتا ہے کہ میں نے چار باریہی سنا کہ میرے دیا توطلاق ہوگئی ۔دوسرا شخص کہتا ہے :مجھے یادنہیں کہ دوبار کہایاتین بار ،مگر پوچھنے پر یہی کہاکہ مہر دے دیا توطلاق ہوگئی ۔تیسرے شخص کا بیان ہے کہ اس نے دوبار یہی کہا ،مگر عورت سے مخاطب ہوکرایک بار بھی نہیں۔ توشرع شریف کی روسے طلاق واقع ہوئی کہ نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شارع نے ہر امر کےلیے قانون مقرر کردیے ہیں ،جن سے کاموں کا جوازعدم جواز سمجھا جاتا ہے ،چنانچہ اسی بنا پر طلاق کی صحت وجواز کے واسطے محاورے کے اعتبار سے دو طرح کے الفاظ ٹھہرائے گئے :

1۔صریح ،جوطلاق ہی میں مستعمل ہوتے ہیں اوران کے استعمال سے بلانیت طلاق ہی سمجھی جاتی ہے ۔

2۔کنایہ ،جن میں طلاق کے سوااورباتوں کا بھی احتمال رہتا ہے اوران کے استعمال سے بلانیت طلاق معتبر نہیں ہوتی ۔

ہدایہ(1/339 مصطفائی) میں ہے :

"الطلاق علی ضربین :صریح وکنایة" طلاق کی دوقسمیں ہیں :صریح اورکنائی۔

مگرجب تک کہ طلاق عورت کی طرف بالخطاب یا بالاضافہ منسوب نہ ہو،واقع نہیں ہوتی ۔

درمختار کے (ص :193) کے "باب الصریح "میں صریحہ مالم یستعمل الافیہ کطلقتک وانت طالق ومطلقة" کے تحت میں مرقوم ہے :

"لوقال :إن خرجت یقع الطلاق أولا تخرجی إلا بإذنی فإنی حلفت بالطلاق فخرجت لم یقع لترکہ الإضافة إلیھا "[1]

"اگر اس نے کہا: اگر تو نکلی تو طلاق واقع ہو جائے گی یا میری اجازت کے بغیر نہ نکلنا، کیوں کہ میں نے طلاق کی قسم اٹھائی ہے۔ پس وہ نکلی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، کیوں کہ اس نے اس (عورت) کی طرف طلاق کی نسبت نہیں کی"

کتب احادیث سے بھی طلاق کا عورت کی طرف ہی منسوب ہونا سمجھا جاتا ہے۔ صحیح بخاری (2/79 مطبوعہ احمدی) میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بنت الجون سے بخطاب یہ فرمانا مروی ہے:

"لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ"[2]

"تو نے بہت عظیم ہستی کے ساتھ پناہ پکڑی ہے، لہذا تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا"

"مشکوۃ المصابیح" (ص: 276 مطبوعہ بمبئی) میں موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے ہے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالافاقہ یہ کہا:

اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِئَةَ تَطْلِيقَةٍ،[3]

"بلاشبہ میں اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں۔۔۔"

اب میں کہتا ہوں کہ صورت مسئولہ میں کسی طرح طلاق نہیں واقع ہوئی، کیونکہ اس مرد کا یہ کہنا کہ مہر دے دیا تو طلاق ہوگئی، دو حال سے خالی نہیں، یا بہ نیت طلاق ہے یا بلا نیت۔ شق اول میں طلاق اس عورت کی طرف منسوب نہ ہونے کی وجہ سے واقع نہیں ہوئی۔ شق ثانی میں دو احتمال ہیں، یا تو قول مذکور سے اس کا صرف یہ خبر دینا مقصود ہے کہ ادائے مہر کے وقت طلاق کی نیت غیر واقع امر کی خبر دینا ہے، کیونکہ بے زبان سے کچھ کہے مجرد مہر (جو اس پر واجب تھا) دے دینے سے طلاق نہیں ہوتی، اس لیے یہ خبر غیر معتبر ٹھہری۔

دوسری صورت میں خود وہ مسئلہ ہی غلط ہے، ایسی حالت میں تو اگر اس مسئلے کی صحت کے گمان پر زبان سے بھی عورت کی طرف نسبت کر کے طلاق دیتا تو بھی واقع نہیں ہوتی، کیونکہ اگر کوئی شخص صحیح نکاح کو فاسد سمجھ کر توڑ دے، اس کے بعد ظاہر ہو کہ وہ نکاح فاسد نہ تھا تو طلاق واقع نہیں ہوگی ف فتاویٰ عالمگیری (1/530 مطبوعہ کلکتہ) میں ہے:

"ظن الزوج أن نكاح امرأته وقع فاسدا فقال تركت هذا النكاح الذي بيني وبين امرأتي فظهر أن نكاحها كان صحيحا لا تطلق امرأته."

"خاوند نے یہ گمان کیا کہ اس کا بیوی سے نکاح فاسد واقع ہوا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان ہونے والے اس نکاح کو ترک کر دیا۔ پھر یہ ظاہر ہوا کہ اس کا اس (عورت) کے ساتھ نکاح صحیح تھا تو اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی"

حررہ العبد الضعیف الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو الخیر محمد ضمیر الحق الآروی تجاوز اللہ عنہ زنبہ الجلی والخفی۔ الجواب صحیح۔

---

[1]۔ الدر المختار (3/248)

[2]۔ صحیح البخاري رقم الحدیث (4955)

[3]۔ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (؟؟؟)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:509

محدث فتویٰ